احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

26۔دسمبر 1997ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی

CPL
61

فون
213029

جلد 47-82 نمبر 288 | جمعہ 24 شعبان۔1418ھ 26 فتح 1376ہش 26-دسمبر 1997ء

کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور کینہ توزی کی عادت ترک کردو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
میں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کردو اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے۔ لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں اس کی خلاف مرضی تمہارا چال چلن ہے پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہو گا؟ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 440)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مجھے یاد ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا کہ پہلے بزرگ پھونک مار کر آسمان پر پہنچا دیتے تھے۔ میں نے کہا کہ تم غلطی کرتے ہو۔ خدا تعالیٰ کا یہ قانون نہیں ہے۔ اگر ایک مکان میں فرش کرنے لگو، تو پہلے ضروری ہو گا کہ اس میں کوئی حصہ قابل مرمت ہو تو اس کی مرمت کی جائے۔ اور جہاں جہاں گندگی اور ناپاکی پڑی ہوئی ہو اس کو فینائل وغیرہ سے صاف کیا جائے۔ غرض بہت سی تدبیروں اور حیلوں کے بعد وہ اس قابل ہو گا کہ اس میں فرش بچھایا جائے۔ اسی طرح پر انسان کا دل اس سے پیشتر کہ خدا تعالیٰ کے رہنے کے قابل ہو۔ وہ شیطان کا تخت ہے اور سلطنت شیطان میں ہے۔ اب دوسری سلطنت کے لئے اس شیطانی سلطنت کا قلع قمع ضروری ہے۔

نہایت ہی بد قسمت ہے وہ انسان جو حق کی طلب میں نکلے اور پھر حسن ظن سے کام نہ لے۔ ایک گلگوہی کو دیکھو کہ اس کو مٹی کا برتن بنانے میں کچھ کرنا پڑتا ہے۔ دھوبی ہی کو دیکھو کہ وہ ایک ناپاک اور میلے کچیلے کپڑے جب صاف کرنے لگتا ہے۔ تو کس قدر کام اس کو کرنے پڑتے ہیں۔ کبھی کپڑے کو بھٹی پر چڑھاتا ہے۔ کبھی اس کو صابن لگاتا ہے۔ پھر اس کی میل کچیل کو مختلف تدبیروں سے نکالتا ہے۔ آخر وہ صاف ہو کر سفید نکل آتا ہے اور جس قدر میل اس کے اندر ہوتی ہے، سب نکل جاتی ہے۔ جب ادنیٰ ادنیٰ چیزوں کے لئے اس قدر صبر سے کام لینا پڑتا ہے تو پھر کس قدر نادان ہے وہ شخص جو اپنی زندگی کی اصلاح کے واسطے اور دل کی غلاظتوں اور گندگیوں کو دور کرنے کے لئے یہ خواہش کرے کہ یہ پھونک مارنے سے نکل جائیں اور قلب صاف ہو جائے۔

یاد رکھو۔ اصلاح کے لئے صبر شرط ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 459)

درس کلام الہٰی

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا درس کلام الہٰی مبارک ایام میں جمعہ کے علاوہ روزانہ 4-30 بجے شام تا 6 بجے شام (پاکستانی وقت) نشر ہو گا۔ احباب استفادہ فرمائیں۔
(نظارت اشاعت۔شعبہ سمعی بصری)

درخواست دعا

○ مکرم ملک مبشر احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی کے چھوٹے بیٹے کے بازو میں گر جانے سے فریکچر ہو گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ عزیزہ رضوانہ چوہان صاحبہ بنت مکرم محمد اشرف چوہان صاحب کے نکاح کے اعلان مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع لاہور نے بہمراہ مکرم زاہد عزیز صاحب ابن مکرم میاں نذیر احمد صاحب باغبانپورہ لاہور سے مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 14- نومبر 1997ء کو دار الذکر لاہور میں قبل از خطبہ کیا۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبد الغفار شاکر صاحب (میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ) 20- دسمبر کی صبح 30-4 بجے اچانک ہارٹ اٹیک کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کی عمر قریباً 74 سال تھی۔ اور 26 سال سے ربوہ میں فوٹو گرافی کی اور ربوہ کے ابتدائی فوٹو گرافروں میں سے تھے۔ اسی دن بعد عصر گولبازار کی بیت المہدی میں جنازہ پڑھایا گیا اور عام قبرستان نمبر1 میں تدفین ہوئی۔ موصوف کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم راجہ منصور احمد صاحب ابن مکرم راجہ فاضل احمد صاحب (نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ) نے قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے ایم۔ فل (کیمسٹری) کا امتحان 79% نمبر لے کر نمایاں حیثیت سے پاس کیا ہے۔ احباب سے ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ کا اجر اللہ تعالیٰ بڑھا چڑھا کر دیتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

تمہارا ثواب اور تمہارا اجر اپنی کیت اور کیفیت میں اس سے کہیں بڑھ کر ہے جو وہ تم سے اموال کی شکل میں لیتا ہے۔ پھر جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ جو کچھ وہ ہم سے لیتا ہے وہ ہم اپنے گھر سے تو نہیں لاتے بلکہ وہ بھی تو اسی کی عطا ہے۔

اس نے ہی وہ اپنے فضل سے ہمیں دیا ہوا ہے اور وہی اپنے فضل سے ہمیں دنیا کے اموال کا مالک اور وارث بناتا ہے اور پھر ہمیں کہتا ہے۔ کہ جو میں نے تمہیں دیا ہے اس میں سے تھوڑا سا مجھے واپس دے دو کیونکہ جو میں نے اس دنیا میں تمہیں دیا تھا وہ فانی ہے اور ضائع ہونے والا ہے اس کے ایک حصہ کا میں مطالبہ کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ مجھے لوٹا دو تا وہ ذریعہ بن جائے ان ابدی اور غیر فانی نعمتوں کا جو تمہیں اخروی زندگی میں ملنے والی ہیں۔

(-) وہ ایک گداگر اور بھک منگے کی حیثیت سے تمہارا دروازہ نہیں کھٹکھٹاتا وہ اس فقیر کی طرح

باقی صفحہ 7 پر

عمل صالح وہ ہے جس میں ظُلم، عُجب، ریا، تکبّر اور حقوقِ انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

26 فتح 1376 ہش — 26 دسمبر 1997ء

نافع الناس بننے کی کوشش کیجئے

زیادہ دیر تک زندہ رہنے کی خواہش تو ہر شخص میں موجود ہوتی ہے۔ لیکن زیادہ دیر تک زندہ رہنا کسی انسان کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہے۔ کسی کا اس دنیا میں آنا بھی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے اور یہاں آکر جو وقت اس نے گذارنا ہے وہ بھی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ جس دن انسان پیدا ہوتا ہے موت اسی دن سے اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ وہ ہزار کوشش کرے، نہ اپنی زندگی کو کم کر سکتا ہے نہ بڑھا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جس سٹیشن کا ٹکٹ اس کے ہاتھ میں تھمایا ہوا ہے وہاں ہی اترے گا۔ لیکن اس سب کچھ کے باوجود یہ خواہش ضرور رہتی ہے کہ انسان زیادہ دیر تک زندہ رہے۔ وہ اپنی طرف سے کوشش بھی کرتا ہے۔ اپنے آپ کو صحت مند رکھنے کے لئے اور اپنی عمر کو بڑھانے کے لئے وہ اپنی سی کوشش کرتا رہتا ہے۔ لیکن بہرحال یہ بات ہے خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں۔ خدا تعالیٰ جب تک اسے محفوظ رکھے وہ محفوظ رہتا ہے اور جب اس کو لے جانا چاہے اسے انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔ جب موت کا وقت آجاتا ہے تو سب حیلے بے کار ہو جاتے ہیں۔ سب کوششیں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں اور انسان خوشی سے یا حسرت بھرے دل کے ساتھ چل بستا ہے۔

کیا یہ زیادہ بہتر نہیں کہ انسان ہر وقت یہ سمجھے کہ زندگی کی درازی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ کو ہمیشہ اپنا خالق ومالک سمجھتے ہوئے اس کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہو کہ اس نے جو کچھ کرنا ہے خدا کے لئے کرنا ہے اور جب تک خدا چاہے گا وہ کچھ کر سکے گا۔ اور جب وہ چاہے گا اس کے کچھ کرنے کی قوت کو اس سے ضبط کر لے گا۔ ایسا کرنے سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان ہر وقت اچھے سے اچھا کام کرے گا اور اس کے دل میں کوئی حسرت پیدا نہیں ہوگی کہ وہ زیادہ دیر نہ جیا تو کیا بنے گا۔ بنے گا کیا؟ یہ دنیا تو ویسی کی ویسی ہی رہے گی۔ وہ یہاں ہے تو اچھے کام کرے اور اچھے کام کرتا ہوا چل بسے تو یہ اس کی خوش قسمتی ہے۔ اچھے کاموں میں اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ وہ نافع الناس ہو۔ وہ آخر لوگوں کے درمیان پیدا ہوتا ہے۔ لوگوں سے ہر لحہ اسے معاملہ پڑتا ہے۔ اور اگر لوگ اس کے ارد گرد نہ ہوں تو وہ زندہ ہی نہیں رہ سکتا۔ زندہ رہے تو اچھی طرح زندگی بسر نہیں کر سکتا۔

پس اس صورت میں لازم ہے کہ وہ نافع الناس ہو۔ جتنا کوئی زیادہ نافع الناس ہوتا ہے اتنی ہی اسے لمبی عمر ملتی ہے۔ چاہے سالوں کے لحاظ سے یا یاد کے لحاظ سے۔ پس آیئے ہم اس بات کو ہمیشہ مد نظر رکھیں کہ ہمیں نافع الناس بننا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

کون کس کے ساتھ ہے اور کون ہے کس سے جدا
کون مشکل میں پڑا ہے کون ہے مشکل کشا
رات کی باتیں تو ہوتی ہیں بہت نامعتبر
اب دنوں کے عہد و پیماں بھی ہیں قول بے وفا
کون جانے کس طرح احوال ہوں گے استوار
اب خدا کی نصرت و تائید کی کیجے دعا

ابوالاقبال

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر

غَیبت میں ان کی تُو رہا نائب امام کا
مرجع رہا تو شہر میں ہر خاص و عام کا
فقر و غنٰی ترے ہمیں روکے رہے ہمیش
حق ہو سکا ادا نہ ترے احترام کا
تھی زندگی بزرگی و زندہ دلی کے ساتھ
باتیں تیری نمونہ تھیں حسنِ کلام کا
ہر گام پر مظفر و منصور تو رہا
ہاں خوب حق ادا کیا منصور نام کا
ہر معرکے میں شیر کی مانند بے خطر
جرنیل تھا تو اپنے امامِ ہمام کا
تُو انتظارِ یار میں دن بھر کھڑا رہا
دن چھپ گیا اور آ گیا یہ وقت شام کا
مل کر بھی تجھ سے ملنے کی حسرت نہیں گئی
پہنچے تجھے سلام اس احقر غلام کا
دیدار کرنے آئی ہے مخلوق کس قدر
محبوب ہے تُو کتنے بڑے اژدہام کا
اک منتظم پہاڑ سا گو اُٹھ گیا ظفرؔ!
ضامن خدائے پاک ہے اس انتظام کا
پردیس میں یہ صدمۂ عظمیٰ امامِ من!
تھامے تجھے پیار خدائے اَنام کا

ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفرؔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

.....

الفضل کے مہمان

حضرت مولانا ابو العطا صاحب جالندھری اپنے رسالہ الفرقان میں شائع کرنے کے لئے بعض اوقات مجھے خواجہ عبدالمومن کی نظم دکھایا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اگر اس میں کوئی سقم ہے بھی تو اسے دور کر دیجئے کیونکہ میں نے خواجہ صاحب کی نظم ضرور شائع کرنی ہے۔

آجکل خواجہ صاحب ناروے میں ہیں اور وہاں سے ہمیں جو رپورٹیں ملتی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں کی مجالس شعرو سخن میں آپ کا خاصا عمل دخل ہے۔ آپ اب وہاں اچھے شعراء میں شمار ہوتے ہیں اور ہر مجلس شعرو سخن میں انہیں اعزاز کے ساتھ بلایا جاتا ہے۔ چند روز ہوئے وہ الفضل کے دفتر میں تشریف لائے۔ ان کے ساتھ ناروے میں رہائش رکھنے والے ایک اور دوست راجا صاحب بھی تھے اور ہمارے ساتھ عدالتوں میں جانے والے ہمارے دوست چوہدری رحمت علی صاحب بھی تھے۔ میں نے خواجہ صاحب سے کہا کہ ناروے کی کوئی بات بتایئے۔ کہنے لگے باتیں تو بہت سی ہیں ان میں سے انتخاب کر کے ایک بات آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ نام تو انہوں نے نہیں بتایا اور میں نے بھی نہیں پوچھا لیکن کہنے لگے کہ ایک صاحب پاکستان سے وہاں پہنچے۔ فیملی ان کے ساتھ تھی۔ کچھ بچے ان کے معذور تھے۔ انہوں نے ناروے میں احمدیوں سے رابطہ کے بعد احمدیت قبول کر لی لیکن ان کی ناروے میں رہائش کی درخواست نامنظور ہو گئی۔ انہوں نے اپیل کی اور اپیل بھی نامنظور ہو گئی۔ پھر انہیں پاکستان واپس بھیج دیا گیا۔ اور یہاں ان کے بعض دوستوں نے بلکہ شائد بعض اخبارات نے بھی یہ لکھا کہ ان کی واپسی اس لئے ہوئی ہے کہ یہ احمدی ہو گئے تھے۔ اس سلسلے میں جو کچھ کہا گیا وہ ہم اپنی نوک قلم پر نہیں لا سکتے۔ لیکن وہاں ناروے میں ایسا ہوا کہ چونکہ ان کے کچھ بچے معذور تھے اس لئے وہاں کے بعض لوگوں نے ان کی واپسی کے فیصلے کو نامناسب سمجھا اور ایک انجمن بنا لی جو ان کے معاملے کو حکومت تک لیجانے کے لئے تمام کوششیں کرنے کا ارادہ لے کر عمل میں آئی۔ انہوں نے کوشش جاری رکھی۔ اور اس کوشش کے جاری رکھنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت نے ان صاحب کو واپس ناروے آنے کی دعوت دی اور وہ ناروے چلے گئے۔ حتیٰ کہ وہاں کے وزیر اعظم نے ان کے وہاں جانے پر اتنی خوشی کا اظہار کیا کہ ان سے ٹیلی فون پر رابطہ کر کے پندرہ بیس منٹ تک انہیں مبارک باد دیتے رہے اور جن لوگوں نے ان کے لئے کوشش کی تھی ان پر بھی داد و تحسین کے ڈونگرے برساتے رہے۔ کہنے لگے کہ یہ بات اس لئے میں نے بیان کی ہے کہ پتہ چلے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ان صاحب کی مدد کی۔ اور کس طرح ناروے سے پاکستان واپس بھیجے جانے کے بعد وہاں کے لوگوں نے ان کے لئے ایک انجمن کے ذریعے اپنی حکومت سے اجازت لی اور حکومت نے از خود اپنے پہلے فیصلے پر حرف تغلیط پھیرتے ہوئے انہیں واپس بلا لیا۔

اس کے بعد انہوں نے کہا کہ ناروے کے لوگ اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ غالباً وہ واحد ملک ہے جس کے سر کوئی قرضہ نہیں۔ آجکل تو اکثر ممالک ایسے ہیں جو بڑے بڑے ملکوں سے قرضہ لے کر زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن ان کے سر تو کوئی قرضہ نہیں۔ ناروے کے لوگ پہلے بہت غریب تھے نہ صرف غریب تھے بلکہ کردار کے لحاظ سے بھی کچھ اچھے نہیں تھے۔ یا ماہی گیری کرتے تھے یا لٹیرے تھے۔ اور جہازوں پر سے سامان لوٹنے کے لئے یہ دور دور کا سفر بھی کر لیتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ کینیڈا بھی پہنچ جاتے تھے۔ پھر 1972ء میں یہاں تیل کی دریافت ہو گئی اور تیل نے اتنی ریل پیل کر دی کہ اب ان کا کہنا ہے کہ اگر سو سال تک ہم اپنے تمام باشندوں کو کھلانا پلانا چاہیں تو ہم آسانی سے ایسا کر سکتے ہیں۔ البتہ بیرونی لوگوں سے خائف معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ کبھی سویڈن نے ان پر حملہ کیا۔ کبھی جرمنی نے حملہ کیا۔ حملوں سے ڈرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس بات کا خدشہ ہے کہ بیرونی لوگ یہاں آ کر اتنی تعداد میں بس جائیں کہ ہمیں اپنی بود و باش کے لئے مشکلات پیش آئیں۔ ایک انجانا سا خوف ان پر طاری رہتا ہے۔ لیکن ملک نہایت خوب صورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتنا خوب صورت ہے کہ آپ اس کا تصور نہیں کر سکتے۔ اگر آپ کبھی آئیں تو دیکھیں کہ یہ ملک کتنا حسین ہے۔

میں نے ان سے کہا کہ ٹھیک ہے ملک حسین بھی ہوتے ہیں لیکن میں تو نظاروں اور عمارات سے زیادہ انسانوں کو حسین سمجھتا ہوں۔ میں جب پہلے پہل انگلستان گیا تو وہاں دوستوں نے کہا کہ آپ کو لندن دکھائیں۔ میں نے ان سے کہا کہ لندن نہیں۔ لندن کے باسی دکھائیں۔ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ان دنوں وہاں مربی انچارج تھے۔ میرے پرانے دوست تھے۔ انہوں نے اس بات کا یوں انتظام کیا کہ جب بھی کسی پارٹی سے دعوت نامہ آتا وہ مجھے ارشاد فرماتے کہ تم وہاں چلے جاؤ اور اس طرح وہاں کے باشندوں سے میری ملاقات رہتی۔ میں نے خواجہ صاحب سے کہا کہ یہ تو ٹھیک ہے کہ آپ کا ملک یعنی ناروے بہت حسین ہے لیکن اگر میں کبھی وہاں آیا تو اس حسن سے لطف اندوز ہونا تو ایک طرف رہا۔ میں وہاں کے باسیوں سے ملنا چاہوں گا اور ان سے گفتگو کر کے اپنی پیاس بجھاؤں گا۔ میں ان کی ثقافت پر بات کروں گا۔ ان کے علمی ورثے پر بات کروں گا۔ ان کی زندگی کے رہن سہن کے طریقوں پر بات کروں گا۔ اور یہ وہ باتیں ہیں جن سے میں ان کا چھپا ہوا حسن اجاگر کروں گا اور اسی حسن کو دیکھ کر میرے دل میں ان کے لئے محبت پیدا ہوگی۔

راجا صلاح الدین صاحب نے بھی کچھ باتیں سنائیں اور چوہدری رحمت علی صاحب نے بھی

باقی صفحہ 6 پر

نصیر احمد وڑائچ۔ منڈی بہاؤالدین

خُلق

خُلق عربی زبان کا لفظ ہے جس کی جمع اخلاق ہے جس کے معانی خو' عادت' خصلت کے ہیں۔ اور انسانوں کے باہم مل جل کر زندگی گزارنے پر اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اخلاق اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی۔

اچھے اخلاق کو اخلاق حسنہ کی اصطلاح سے تعبیر کیا جاتا ہے اور برے اخلاق کو اخلاق سیئہ سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اخلاق حسنہ میں شمار کئے جانے والے چند ایک حسب ذیل ہیں سچائی' پاک دامنی' مہمان نوازی' صفائی' صلہ رحمی' بشاشت' تعاون باہمی' غض بصر' اصلاح بین الناس' امر بالمعروف' نہی عن المنکر' رشتہ داروں سے حسن سلوک غرباء کی دیکھ بھال' امانت' ایثار' تواضع' توکل' حسن ظن' شکر' عفو' صبر عدل و احسان' ایفائے عہد' نیکیوں میں مسابقت' والدین سے حسن سلوک' ہمسایہ سے حسن سلوک۔ ماتحتوں سے حسن سلوک' رشتہ داروں سے حسن سلوک' غصہ پر قابو رکھنا وغیرہ وغیرہ۔

اور اخلاق سیئہ میں بخل' بدگمانی' عیب لگانا' لوگوں کے برے نام رکھنا' تحقیر و تمسخر' حسد' فضول خرچی' لغو گفتگو' بغیر علم کے کسی بات کا کرنا' غیبت' جھوٹ' خیانت' چوری' مایوسی' زنا اور مداہنت وغیرہ شامل ہیں۔

جب بھی کسی معاشرہ کے افراد نے اخلاق سیئہ کو چھوڑ کر اخلاق حسنہ کو اپنانے میں ترقی کی ہے اس معاشرہ کے افراد نے زندگی کے ہر شعبہ میں دن دونا رات چوگنا ترقی کی ہے پھر اس معاشرہ کے افراد کے حسن و جمال کا یہ عالم بھی ہوا ہے کہ تمام دنیا کے اخلاقی پستی کے شکار افراد کی توجہ کا مرکز ہی نہیں بنے بلکہ ایسے افراد کو ان کے اندر جذب کرنے کی مکمل استعدادیں اجاگر ہوئی ہیں۔ لیکن جس معاشرہ کے افراد کی کیفیت اس کے برعکس واقع ہوئی ہے ان کو دن رات جہالتوں کے بعد ہلاکتوں کا شکار ہونا پڑتا ہے۔

اسی اہمیت کے پیش نظر نسل انسانی کی بقا اور سلامتی کے لئے لازمی امر ہے کہ اخلاق کی حفاظت کی جائے ایسے اخلاق کی جو اچھے اور عمدہ ہیں مگر ساتھ ہی بری عادات و اطوار کا قلع قمع بھی کیا جائے لیکن ہمارے معاشرہ کے افراد میں یہ المیہ پایا جاتا ہے کہ لوگ نظریاتی طور پر اس بات کے قائل ہیں کہ ہاں اچھی بات کو اپنایا تو جا سکتا ہے مگر بری عادت کو چھوڑا نہیں جا سکتا بلکہ بری عادت کا اور بندے کا ایسا نکاح ہے جس میں خلع و طلاق کا کوئی جواز نہیں یعنی بری عادات قبر تک تعاقب کرتی ہیں یہ وہ نظریاتی طاقت ہے جس سے بری عادات کو کہیں فروغ اور کہیں دوام ملتا ہے مگر خدائے بزرگ و برتر نے اس زمانہ کی امراض کی تشخیص کا ملکہ حضرت بانی سلسلہ کو عطا فرمایا حضرت بانی سلسلہ نے اس نظریے کا جن پر شوکت الفاظ میں رد فرمایا وہ پیش خدمت ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔

"حکماء کے تبدیلی اخلاق پر دو مذہب ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ انسان تبدیلی اخلاق پر قادر ہے اور دوسرے وہ ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ وہ قادر نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کسل اور سستی نہ ہو اور ہاتھ پیر ہلاوے' تو تبدیل ہو سکتے ہیں۔ مجھے اس مقام پر ایک حکایت یاد آئی ہے اور وہ یہ ہے۔

کہتے ہیں کہ یونانیوں کے مشہور فلاسفر افلاطون کے پاس ایک آدمی آیا اور دروازہ پر کھڑے ہو کر اندر اطلاع کرائی۔ افلاطون کا قاعدہ تھا کہ جب تک آنے والے کا حلیہ اور نقوش چہرہ کو معلوم نہ کر لیتا تھا' اندر نہیں آنے دیتا تھا۔ اور وہ قیافہ سے استنباط کر لیتا تھا کہ شخص مذکور کیسا ہے۔ کس قسم کا ہے۔ نوکر نے آ کر اس شخص کا حلیہ حسب معمول آ کر بتایا۔ افلاطون نے جواب دیا کہ اس شخص کو کہہ دو کہ چونکہ تم میں اخلاق رذیلہ بہت ہیں۔ میں ملنا نہیں چاہتا۔ اس آدمی نے جب افلاطون کا یہ جواب سنا تو نوکر سے کہا کہ تم جا کر کہہ دو کہ جو کچھ آپ نے فرمایا۔ وہ ٹھیک ہے۔ مگر میں نے اپنی عادات رذیلہ کا قلع قمع کر کے اصلاح کر لی ہے۔ اس پر افلاطون نے کہا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے چنانچہ اس کو اندر بلایا اور نہایت عزت و احترام کے ساتھ اس سے ملاقات کی۔ جن حکماء کا یہ خیال ہے کہ تبدیلی اخلاق ممکن نہیں وہ غلطی پر ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض ملازمت پیشہ لوگ جو رشوت لیتے ہیں جب وہ سچی توبہ کر لیتے ہیں پھر اگر ان کو کوئی سونے کا پہاڑ بھی دے' تو اس پر نگاہ نہیں کرتے۔"

(ملفوظات جلد اول ص 87)

اسی ضمن میں حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اصلاح احوال کے لئے تبدیلی اخلاق کو مجاہدہ اور دعا سے وابستہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے گا' دعا سے کام نہ لے گا وہ غمرہ جو دل پر پڑ جاتا ہے' دور نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (۔) خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی آفت اور بلا کو جو قوم پر آتی ہے دور نہیں کرتا ہے' جب تک خود قوم اس کو دور کرنے کی کوشش نہ کرے۔ ہمت نہ کرے' شجاعت سے کام نہ لے تو کیونکر تبدیلی ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک لاتبدیل سنت ہے (۔) پس ہماری جماعت ہو یا کوئی ہو' وہ تبدیلی اخلاق اسی صورت میں کر سکتے ہیں جبکہ مجاہدہ اور دعا سے کام لیں' ورنہ ممکن نہیں۔"

(ملفوظات جلد اول ص 87)

اخلاق سیئہ کو ترک کرنے کے لئے اور اخلاق حسنہ کو اپنانے کے لئے سب سے پہلی اور لازمی بات یہ ہے کہ انسان اپنے دل و دماغ کے تمام گوشوں کو ٹٹولے اور اس نظریے کا مکمل صفایا کرے کہ انسان اپنے اندر خامیوں اور کمزوریوں کو دور کرنے کی قدرت ہی نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کی جگہ اس نظریہ کو تقویت دے کہ دعا اور مجاہدہ سے انسان اپنے اندر بڑی سے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ولیمہ کے دن دولہے کی شناخت

یوں تو سال بھر میں کسی وقت بھی کسی کی شادی ہو سکتی ہے لیکن آجکل کے ایام خاص طور پر شادیوں کے لئے مخصوص ہوتے ہیں۔ اور ان دنوں میں اتنی شادیاں ہوتی ہیں کہ بعض اوقات ایک ہی دن کے لئے تین تین چار چار دعوت نامے آجاتے ہیں۔ ان میں سے بہرحال کسی ایک کا انتخاب کرنا پڑتا ہے اور اس کے علاوہ باقی دعوت ناموں پر معذرت کرنی پڑتی ہے۔ آجکل چونکہ عام طور پر شادیوں پر جانا ہوتا ہے اور خاص طور پر عصرانوں پر اس لئے ایک بات کہنے کو جی چاہتا ہے' وہ بات کہی تو پہلے بھی تھی' ایک قطعہ لکھا تھا' لیکن وہ شائع نہیں کیا۔ معلوم نہیں کس وجہ سے وہ شائع نہ ہو سکا۔ بہرحال اب وہی بات نثر میں کہے دیتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ جس دن بارات جاتی ہے اس دن تو دولہا پہچانا جاتا ہے۔ ہاروں سے لدا ہوتا ہے۔ اور سارے مجمع میں فوری طور پر نظر پڑتی ہے تو دولہے پر پڑتی ہے۔ خوشی کا دن ہے۔ لوگ اس سے ملتے ہیں۔ اسے مبارک بادیں دیتے ہیں اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ لیکن رخصتی سے اگلے روز جب عصرانہ ہوتا ہے جسے پہلے ولیمہ کہا جاتا تھا۔ اس روز پتہ ہی نہیں چلتا کہ دولہا کون ہے۔ سوائے دو چار لوگوں کے جو اسے جانتے ہوں۔ کوئی آگے بڑھ کر نہ اسے سلام کرتا ہے نہ اسے دعائیں دیتا ہے۔ میں نے تجویز یہ کیا تھا (اپنے اس قطعہ میں) کہ اس روز بھی دولہا ہار پہن کر آئے۔ کم از کم میرا دل تو یہی چاہتا ہے کہ میں دولہے کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں اسے آگے بڑھ کر مبارک باد دوں۔ اس کے لئے دعائیں کروں لیکن پتہ ہی نہیں چلتا کہ دولہا کون سا ہے۔ بہت سے لوگ اس جیسے سوٹ بوٹ میں ہوتے ہیں۔

پس جو بات میں نے قطعہ میں کہی تھی اور شائع نہ کر سکا وہ آج میں نے نثر میں کہہ دی ہے۔ یعنی جس روز دولہے کا عصرانہ ہو اس روز بھی دولہا ہار پہن کر آئے تاکہ تمام لوگوں کی توجہ کا مرکز ہو اور تمام لوگ آگے بڑھ بڑھ کر اسے مبارک باد دیں اور اس کے لئے دعائیں کریں۔

OOO

غلام مصطفیٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

پانچ بنیادی اخلاق کے متعلق جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) خطبہ فرمودہ 24۔ نومبر 1989ء کو بیت الفضل لندن میں فرماتے ہیں۔

سچ کی عادت پہلا بنیادی خلق جو باقی تمام اخلاق کے لئے اساس یا جڑ کی حیثیت رکھتا ہے وہ صدق کو اختیار کرنا اور سچ کی عادت ڈالنا ہے۔ اللہ تعالیٰ (کلام الٰہی) میں فرماتا ہے۔

اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سچی بات کہو اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تمہارے اعمال کو درست کر دے گا۔ اور تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی حاصل کرتا ہے اس (-) میں سچی بات کو انسانی اعمال کی درستی کا موجب قرار دیا گیا ہے۔

ہم اپنے بچوں کو شروع سے ہی نرمی سے بھی اور سختی سے بھی سچ پر قائم کریں اور کسی قیمت پر ان کے جھوٹے مذاق کو بھی برداشت نہ کریں۔ یہ کام اگر مائیں کرلیں تو باقی مراحل جو ہیں قوم کے لئے بہت ہی آسان ہو جائیں گے۔ سچ کے بغیر وہ فائبر Fiber میٹر نہیں آتا وہ تانا بانا نہیں ملتا جس کے ذریعہ سے آپ بوجھ ڈال سکتے ہیں یا منصوبے بنا کر ان کو استعمال کر سکتے ہیں۔ جھوٹی قومیں کمزور ہوتی ہیں ان کے اندر برداشت کی طاقت نہیں ہوا کرتی...... سچ کے بغیر کسی اعلیٰ منصوبے کی تعمیر ممکن نہیں اس لئے جماعت احمدیہ میں بچپن سے ہی سچ کی عادت ڈالنا اور مضبوطی سے اپنی اولادوں کو سچ پر قائم کرنا نہایت ضروری ہے اور جو بڑے ہو چکے ہیں ان پر اس پہلو سے نظر رکھنا اور ایسے پروگرام بنانا کہ بار بار خدام' انصار اور لجنات اس طرف متوجہ ہوتی رہیں"

اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے تو جھوٹ کو نجاست کہا تھا کہ اس سے پرہیز کرو...... بت پرستی کے ساتھ اس جھوٹ کو ملایا ہے جب احمق انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے ویسے ہی صدق اور راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کے لئے جھوٹ کو بت بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بت پرستی کے ساتھ ملایا اور اس سے نسبت دی جیسے ایک بت پرست بت سے نجات چاہتا ہے۔ جھوٹ بولنے والا بھی اپنی طرف سے بت بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس بت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی۔ کیسی خرابی آکر پڑی ہے اگر کہا جاوے کہ کیوں بت پرست ہوتے ہو۔ اس نجاست کو چھوڑ دو تو کہتے ہیں کیونکر چھوڑ دیں اس کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اس سے بڑھ اور کیا بدقسمتی ہوگی کہ جھوٹ پر اپنا مدار سمجھتے ہیں مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ بھلائی اور فتح اسی کی ہے۔

مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک مرتبہ امرتسر ایک مضمون بھیجا اس کے ساتھ ہی ایک خط بھی تھا۔ رلیا رام کے "وکیل ہند" اخبار کے متعلق تھا۔ میرے اس خط کو خلاف قانون ڈاک خانہ قرار دے کر مقدمہ بنایا گیا۔ وکلاء نے بھی کہا کہ اس میں بجز اس کے رہائی نہیں جو اس خط سے انکار کر دیا جاوے۔ گویا جھوٹ کے سوا بچاؤ نہیں مگر میں نے اس کو ہرگز پسند نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ اگر سچ بولنے سے سزا ہوتی ہے تو ہونے دو جھوٹ نہیں بولوں گا۔ آخر وہ مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ ڈاک خانہ کا افسر بحیثیت مدعی حاضر ہوا۔ مجھ سے جس وقت اس کے متعلق پوچھا گیا تو میں نے صاف طور پر کہا کہ یہ میرا خط ہے مگر میں نے اس کو جزو مضمون سمجھ کر اس میں رکھا ہے مجسٹریٹ کی سمجھ میں یہ بات آگئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بصیرت دی۔ ڈاک خانوں کے افسر نے بہت زور لگایا۔ مگر اس نے ایک نہ سنی اور مجھے رخصت کر دیا۔"

میں کیونکر کہوں کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں۔ ایسی باتیں نری بیہودگیاں ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سچ کے بغیر گذارہ نہیں میں اب تک بھی جب اپنے اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو ایک مزہ آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے پہلو کو اختیار کیا۔ اس نے ہماری رعایت رکھی اور ایسی رعایت رکھی جو بطور نشان کے ہو گئی (جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ (اللہ) اس کے کے لئے کافی ہے۔" (-)

یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ عام طور پر دنیا دار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہو جاتے ہیں مگر میں کیونکر باور کروں؟ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ایک میں بھی مجھے جھوٹ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ کوئی بتائے کہ کسی ایک میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے شکست دی ہو۔ اللہ تعالیٰ تو آپ سچائی کا حامی و مددگار ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے؟ اگر ایسا ہو تو دنیا میں پھر کوئی شخص سچ بولنے کی جرات نہ کرے اور خدا تعالیٰ پر سے ہی اعتقاد اٹھ جاوے۔ راستباز تو زندہ ہی مر جاویں۔

اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی وہ سزا ان کی بعض اور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے اور کسی اور جھوٹ کی ہوتی ہے خدا تعالیٰ کے پاس تو ان کی بدیوں اور شرارت کا ایک سلسلہ ہوتا ہے ان کی بہت سی خطائیں ہوتی ہیں اور کسی نہ کسی میں وہ سزا پالیتے ہیں.....

نرم اور پاک زبان کا استعمال دوسرا بنیادی خُلق جس کی یاد دہانی کروانی چاہتا ہوں وہ نرم اور پاک زبان استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا ادب کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں نرم خوئی سے کلام کرنے کا ارشاد فرمایا ہے.....

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی (عبادتوں) میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطاء اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں چیں بر جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا (صاحبِ ایمان) نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو جب تک وہ اپنے تئیں ہر ایک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبولِ الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی سے جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے"

اس خلق کے سلسلہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا۔

یہ بظاہر چھوٹی سی بات ہے۔ ابتدائی چیز ہے لیکن میں نے جہاں تک جائزہ لیا ہے وہ سارے جھگڑے جو جماعت کے اندر نجی طور پر پیدا ہوئے ہیں ایک دوسرے کے تعلقات میں پیدا ہوئے ہیں ان میں جھوٹ کے بعد سب سے بڑا دخل اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا۔ ان کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے ان کی باتوں اور طرز میں تکلیف دینے کا ایک رجحان پایا جاتا ہے جس سے بسا اوقات وہ باخبر ہی نہیں ہوتے جس طرح کانٹے دکھ دیتے ہیں اور ان کو پتہ نہیں ہوتا کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ اسی طرح روحانی طور پر بعض لوگ سوکھ کر کانٹے بن جاتے ہیں اور ان کی روز مرہ کی باتیں چاروں طرف دکھ بکھیر رہی ہوتی ہیں۔ تکلیف دے رہی ہوتی ہیں اور ان کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ایسے مرد ہوں تو ان کی عورتیں ہمیشہ ظلم کا نشانہ بنی رہتی ہیں اور اگر عورتیں ہوں تو ان کے مردوں کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ یہ بات بھی ایسی ہے جس کو بچپن سے ہی پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے...... میں نے کہا ہے کہ جب تک بچپن سے ہم اپنی اولاد کو زبان کا ادب نہیں سکھاتے اس وقت تک آئندہ بڑے ہو کر قوم میں ان کے کردار کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتے اور ان کی بدخُلقیاں بعض نہایت خطرناک فساد پیدا کر سکتی ہیں جن کے نتیجہ میں دکھ پھیل سکتے ہیں۔ جماعتیں بٹ سکتی ہیں۔ منافقتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ سلسلہ سے انحراف کے واقعات ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن کو لوگ معمولی سمجھتے ہیں جن کے اُوپر آئندہ قوموں کی تعمیر ہوتی ہے اور اس نتیجے میں بڑے بڑے واقعات رُونما ہو جاتے ہیں۔

وسعتِ حوصلہ تیسرا بنیادی خُلق جس کی طرف حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جماعت کو توجہ دلائی ہے وہ ہے "وسعتِ حوصلہ" کلامِ الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنی دائمی نعمتوں کا جنّ صاحبِ ایمان بندوں کو وارث قرار دیا ہے ان کی صفات بیان کرتے ہوئے ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔ پھر ایک اور جگہ فرمایا۔ کہ متقی وہ ہیں جو غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔

رسولِ کریم ﷺ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہو۔ آنحضرت ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں متعدد واقعات آپ کے وسعتِ حوصلہ کی نشاندہی کرتے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے۔ایک یہودی عورت نے صحابہؓ سے پوچھا کہ رسول کریم ﷺ کو جانور کے کس حصے کا گوشت زیادہ پسند ہے؟ صحابہؓ نے بتایا کہ آپ ﷺ کو دست کا گوشت زیادہ پسند ہے۔ اس پر اس نے بکرا ذبح کیا اور پتھروں پر اس کے کباب بنائے اور پھر اس گوشت میں زہر ملایا خصوصاً بازوؤں میں جس کے متعلق اسے بتایا گیا تھا کہ رسولِ کریم ﷺ یہاں کا گوشت زیادہ پسند کرتے ہیں شام کے وقت جب آپ کھانے کے لئے بیٹھے تو کھانے پر وہ بُھنا ہوا گوشتِ دست بھی رکھا گیا۔ رسولِ کریم ﷺ نے اس سے بھی ایک لُقمہ کھایا اور آپ کے ایک صحابی بشیر ابن البراابن المعرور نے بھی ایک لقمہ کھایا۔ اتنے میں باقی صحابہؓ نے بھی گوشت کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا نہ کھاؤ اس ہاتھ نے مجھے خبر دی ہے کہ گوشت میں زہر ملا ہوا ہے اس پر بشیرؓ نے کہا کہ جس خدا نے آپ ﷺ کو عزّت دی ہے اس کی قسم کھا کر میں کہتا ہوں کہ مجھے بھی اس لقمہ میں زہر معلوم ہوا ہے...... اس کے تھوڑی دیر بعد بشیرؓ کی طبیعت خراب ہو گئی اور بعض روایتوں کے مطابق وہ وہیں خیبر میں فوت ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ نے اس عورت سے بلا کر دریافت فرمایا تو اس نے اقرار کیا کہ اس نے زہر ملایا ہے اور وجہ یہ بتائی کہ میری قوم سے آپ ﷺ کی لڑائی ہوئی تھی جس میں میرے رشتہ دار مارے گئے تھے۔ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ میں ان کو زہر دے دوں۔ اگر ان کا کاروبار انسانی کاروبار ہو گا تو ہمیں اس سے نجات مل جائے گی اور اگر واقعہ میں نبی ہوں گے تو خدا تعالیٰ ان کو بچا لے گا۔ رسول کریم ﷺ نے اس کی یہ بات سُن کر اسے معاف فرما دیا اور اس کی سزا جو یقیناً قتل تھی نہ دی۔

حضرت اِمام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی آپ کے لئے) نے اس خُلق کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

بچپن ہی سے اپنی اولاد کو یہ سکھانا چاہئے۔ اگر تمہیں تھوڑی سی کسی نے بات کہی ہے یا تمہارا کچھ نقصان ہو گیا ہے تو گھبرانے کی ضرورت نہیں اپنا حوصلہ بلند رکھو اور یہ حوصلے کی تعلیم بھی زبان سے نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر اپنے عمل سے دی جاتی ہے...... حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے بچوں کی جو تربیت کی وہ محض کلام کے ذریعہ نہیں بلکہ اعلیٰ اخلاق کے اظہار کے ذریعہ کی ہے۔ حضرت اِمام جماعت احمدیہ الثانی جب بچے تھے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بہت ہی قیمتی مقالہ جو آپ نے تحریر فرمایا اور طباعت کے لئے تیار فرمایا تھا۔ وہ آپ نے کھیل کھیل میں جلا دیا اور سارا گھر ڈرا بیٹھا تھا کہ اب پتہ نہیں کیا ہو گا اور کیسی سزا ملے گی۔ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں۔ خدا تعالیٰ اور توفیق دے دے گا۔ حوصلہ اپنے عمل سے پیدا کیا جاتا ہے اور وہ ماں باپ جن کے دل میں حوصلے نہ ہوں وہ اپنے بچوں میں حوصلے پیدا نہیں کر سکتے۔ اور نرم گفتاری کا بھی حوصلے سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ چھوٹے حوصلے ہمیشہ بدتمیزیاں پیدا کرتے ہیں۔ بڑے حوصلوں سے زبان میں بھی تحمل پیدا ہوتا ہے۔ زبان کا معیار بھی بلند ہوتا ہے۔ پس محض زبان سے نرمی پیدا کرنا کافی نہیں جب تک اس کے ساتھ حوصلہ بلند نہ کیا جائے لیکن وسیع حوصلگی کا یہ مطلب نہیں کہ ہر نقصان برداشت کیا جائے اور نقصان کی پرواہ نہ کی جائے......

غریب کی ہمدردی

چوتھا بنیادی خُلق جس کی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جماعت کو تلقین فرمائی ہے وہ ہے۔

غریب کی ہمدردی اور دُکھ دُور کرنے کی عادت۔ اللہ تعالیٰ نے کلامِ الٰہی میں فرمایا ہے کہ "مگر وہ پھر بھی چوٹی پر نہ چڑھا اور تجھے کس نے بتایا کہ چوٹی کیا ہے اور کس چیز کا نام ہے۔ چوٹی پر چڑھنا غلام کی گردن چھڑانا یا بھوک کے دن کھانا کھلانا ہے۔ یتیم کو جو قریبی ہو یا مسکین کو جو زمین پر گرا ہوا ہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اس سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

یتامٰی اور غربا کی طرف سے لاپرواہی برتنا قومی جذبہ کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے اگر قومی خدمت کا جذبہ نہ ہو تو پھر قومی جتھہ کمزور ہو جاتا ہے اور اگر یتامٰی کی خبر گیری نہ کی جائے تو لوگ قربانی کرنے سے رُکتے ہیں اور پھر غرباء کی مدد اس لئے بھی کی جاتی ہے تا وقت پر ان کی مدد مل جائے۔ اگر ان کی مدد نہ کی جائے تو وہ بھی وقت پر ساتھ نہیں دیتے۔ جس قوم میں غُربا کے ساتھ سلوک اچھا ہوتا ہے اس کے غُرباء بھی جوش میں آ کر قربانی کرنے لگ جاتے ہیں......

پس اگر غُرباء کا خیال نہ رکھا جائے تو قومی جتھہ کمزور ہو جاتا ہے اور اگر یتامٰی کی خبر گیری نہ کی جائے تو جذبہ قربانی کم ہو جاتا ہے اور یہ دونوں نقص کسی قوم کو تباہی کے گڑھے میں ڈال دینے کے لئے کافی ہیں۔"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

"میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنا لی جاوے۔

مزید فرماتے ہیں۔

اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کرو۔ اگر ایک ہندو سے ہمدردی نہ کرو گے تو (دین...) کے سچے وصایا اسے کیسے پہنچاؤ گے؟ خدا سب کا رب ہے ہاں مسلمانوں کی خصوصیت سے ہمدردی کرو اور پھر متقی اور صالحین کی اس سے زیادہ خصوصیت سے......

"غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے ان پر ٹھٹھے کیے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں۔ اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں خوب یاد رکھو کہ امیری کیا ہے؟ امیری ایک زہر کھانا ہے۔ اس کے اثر سے وہی بچ سکتا ہے جو شفقت علیٰ خلق اللہ کے تریاق کو استعمال کرے......

آئندہ نسل میں اس خلق کو پیدا کرنے کی طرف حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا

"یہ عادت بھی بچپن ہی سے پیدا کرنی چاہئے جن بچوں کو نرم مزاج مائیں غریب کی ہمدردی کی باتیں سناتی ہیں غریب کی ہمدردی کا رجحان ان کی طبیعتوں میں پیدا کرتی ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مستقبل میں ایک عظیم الشان قوم پیدا کر رہی ہوتی ہیں۔ جو خیر امت بننے کی اہل ہو جاتی ہیں اس لئے انسانی ہمدردی پیدا کرنا نہ صرف ضروری ہے بلکہ اس کے بغیر آپ اپنے اس اصل مقصد کو پا نہیں سکتے جس کے لئے آپ کو پیدا کیا گیا ہے...... اس لئے ہم اپنی زندگی کا قومی مقصد کھو دیں گے۔ اگر ہم بچپن سے ہی اپنی اولاد کو ہمدردی کی طرف متوجہ نہ کریں اور عملاً ان سے ایسے کام نہ لیں یا ان کو ایسے کام نہ سکھائیں جن کے نتیجہ میں غریب کی ہمدردی ان کے دل میں پیدا ہو۔ پس جس کی جتنی بھی حاجت دور کر سکتے ہیں خود بھی کریں اور بچوں سے بھی کرائیں۔ بچپن میں اگر اس کی عادت پڑ جائے تو اس کے نتیجہ میں بچہ جو لذّت محسوس کرتا ہے وہ اس نیکی کو دوام بخش دیتی ہے۔

مضبوط عزم اور ہمت

پانچواں بنیادی خُلق جو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ہر احمدی میں دیکھنا چاہتے ہیں وہ ہے مضبوط عزم وہمت۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ ہمت اخلاقِ فاضلہ میں سے ہے اور (صاحبِ ایمان) بڑا بلند ہمت ہوتا ہے۔ ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہئے اور کبھی بُزدلی ظاہر نہ کرے۔ بُزدلی منافق کا نشان ہے۔ (صاحبِ ایمان) دلیر اور شجاع ہوتا ہے مگر شجاعت سے یہ مُراد نہیں کہ اس میں موقع شناسی نہ ہو۔ موقع شناسی کے بغیر جو فعل کیا جاتا ہے وہ تہور ہوتا ہے۔ (صاحبِ ایمان) میں شتاب کاری نہیں ہوتی بلکہ وہ نہایت ہوشیاری اور تحمل کے ساتھ نصرتِ دین کے لئے تیار رہتا ہے اور بُزدل نہیں ہوتا۔ انسان سے کبھی ایسا کام ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو ناراض کر دیتا ہے مثلاً کسی سائل کو اگر دھکا دیا تو سختی کا موجب ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والا فعل ہوتا ہے اور اسے توفیق نہیں ملے گی کہ اسے کچھ دے سکے لیکن اگر نرمی یا اخلاق سے پیش آوے گا اور خواہ اسے پیالہ پانی کا دے دے تو وہ ازالۂ قبض کا موجب ہو جاوے گا......"

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس خُلق کے سلسلے میں فرماتے ہیں۔

مضبوط عزم اور ہمت اور نرم دلی اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ اگر یہ اکٹھے نہ ہوں ایسا انسان کمزور تو ہو گا با اخلاق نہیں ہو گا۔ نرم دلی جب آپ پیدا کرتے ہیں تو یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ایسا نرم دل انسان۔ ایسا نرم خُو انسان جو مشکلات کے وقت گھبرا جائے اور مصائب کا سامنا کرنے کی طاقت نہ پائے۔ بچپن ہی میں یہ خُلق پیدا کرنا چاہئے کہ ہم نے شکست نہیں کھانی۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے متعلق یہ جو ایک فقرہ ہے کہ جو آپ کے اس عظیم خُلق پر روشنی ڈالتا ہے کہ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ بہت بلند تعلیم ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے وابستہ ہونے والوں کی سرشت میں بھی ہرگز ناکامی کا خمیر نہیں ہونا چاہئے جہاں نرم کلام بچے پیدا کریں، جہاں نرم دل بچے پیدا کریں، جہاں نرم خُو اولاد پیدا کریں جو دوسروں کے غم سے پگھلنا شروع ہو جائیں اس کے باوجود اس اولاد کو عزم کا پہاڑ بنا دیں اور بلند ہمتوں کا ایک عظیم الشان نمونہ بنا دیں جس کے نتیجہ میں قومیں ان سے سبق حاصل کریں......

مزید فرماتے ہیں۔

یہ وہ پانچ بنیادی اخلاق ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری تنظیموں کو خصوصیت کے ساتھ تربیتی پروگراموں میں پیشِ نظر رکھنے چاہئیں۔ ان پر اگر وہ اپنے سارے منصوبوں کی بناء ڈالیں اور سب سے زیادہ توجہ ان اخلاق کی طرف کریں تو اس کا فائدہ آئندہ سو سال ہی نہیں بلکہ سینکڑوں سال تک بنی نوع انسان کو پہنچتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام بابرکت ارشادات کی روشنی میں ہم سب کو چلنے کی توفیق عطا کرے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور پیارے اِمام۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع جس طرح ہم سے چاہتے ہیں ایسا کرنے والے بنیں۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کو لمبی تا دیر زندگی عطا کرے۔ آمین۔

○○○

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارت میں نئے سیکولر اتحاد کی کوششیں

بھارت میں ہندو انتہا پسندانہ نظریات رکھنے والی سیاسی جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی کے مقابلے کے لئے اگلے سال کے شروع میں ہونے والے انتخابات میں نئے سیکولر اتحاد کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے سربراہ لالو پرشاد یادیو نے اعلان کیا ہے کہ وہ ایک نیا سیکولر اتحاد بنانے والے ہیں۔ انہوں نے ایک انٹرویو میں تسلیم کیا کہ ان کی پارٹی کے بہوجن سماج پارٹی سے اتحاد کرنے کے باوجود اتر پردیش میں ان کی جماعت کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا براہ راست مقصد بھارتیہ جنتا پارٹی کو شکست دینا ہے۔ اس مقصد کے لئے سیکولر پارٹیوں کا متحد ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اڑیسہ کی لوک شکتی پارٹی کے لیڈر راما کرشنا جنہوں نے ابھی پچھلے دنوں بی جے پی میں شمولیت کا اعلان کیا تھا وہ اب ہمارے ساتھ ہیں اور انہوں نے عام انتخابات میں بی جے پی کی مخالفت کا اظہار کیا ہے۔

یہ صورت حال تو تھی سابق حکمران یونائیٹڈ فرنٹ کی ایک اہم پارٹی بھارتیہ جنتا دل کی۔ دوسری طرف کانگرس کی صورت حال یہ ہے کہ بنگال میں بھی کانگرس تقسیم ہو گئی ہے۔ بنگال کی باغی لیڈر ممتا بینرجی نے گذشتہ روز کلکتہ میں اس کا اعلان کیا کہ وہ آئندہ الیکشن الگ انتخابی نشان پر لیکن کانگرس ہی کے نام پر لڑیں گی۔ ممتا بینرجی نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ انہوں نے انتخابی کمیشن سے الگ طور پر ایک انتخابی نشان الاٹ کرنے کی درخواست کردی ہے۔ ادھر کانگریس نے ممتا بینرجی اور ان کے تمام ساتھیوں کو پارٹی سے نکال دینے کا اعلان کیا ہے۔ کانگرس کے ایک ترجمان نے نئی دہلی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس سلسلے میں مرکزی کانگرس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے اور صدر سیتا رام کیسری نے اس فیصلے کی توثیق کردی ہے۔

اس دوران باغی لیڈر ممتا بینرجی نے کہا ہے کہ بی جے پی اچھوت پارٹی نہیں ہے اس سے اتحاد ہو سکتا ہے۔

بتایا گیا ہے کہ آں جہانی راجیو گاندھی کی بیوہ سونیا گاندھی کے سپرد یہ ڈیوٹی کی گئی کہ وہ بنگال جیسے بڑے صوبے میں کانگرس کو ٹوٹ جانے سے بچانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔ لیکن ان کی کوششیں اس وقت ناکام ہو گئیں جب ممتا بینرجی نے الگ انتخابی نشان پر انتخاب لڑنے کا اعلان کر دیا۔ ممتا بینرجی نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ کانگرس کی مخالف تمام جماعتوں کو اتحاد کی دعوت دی ہے۔ ادھر بی جے پی کے صدر کرشن لال ایڈوانی نے دعویٰ کیا ہے کہ بی جے پی اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر لوک سبھا کے انتخابات میں اکثریت حاصل کرے گی۔

جس طرح سے بھارت میں کانگرس ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہی ہے۔ اور یونائیٹڈ فرنٹ اور کانگرس میں دوری پیدا ہو چکی ہے اس کے پیش نظر اگر اگلی حکومت بنانے میں بی جے پی کامیابی حاصل کر لے تو اس میں کسی کو تعجب نہیں ہونا چاہئے۔

OOO

عراق کا نیا عزم

عراق نے خبردار کیا ہے کہ اگر امریکہ اقوام متحدہ کی پابندیاں ہٹانے کی راہ میں رکاوٹیں ڈالتا رہا تو عراق خاموش نہیں رہے گا۔ یہ بیان عراق کے ایک ترجمان نے اس میٹنگ کے بعد دیا جس کی صدارت صدر صدام حسین نے کی۔ اور جس میں عراق کے تین اعلیٰ رہنماؤں نے شرکت کی۔

عراق سات سال سے جن اقتصادی پابندیوں کا شکار ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ گذشتہ روز جاری کئے جانے والے اعداد و شمار کے مطابق ہر سال کئی ہزار بچے ان پابندیوں کی وجہ سے موت کا شکار ہو رہے ہیں اور اب تک کئی لاکھ بچے ان سات سال میں دواؤں کی عدم دستیابی اور دیگر سہولتیں حاصل نہ ہونے کی وجہ سے موت کے منہ میں جا چکے ہیں یہ سہولتیں عراق حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن ان پابندیوں کی وجہ سے اسے ایسی اشیاء منگوانے کے ممانعت ہے جو اس کے بچوں کی زندگیاں بچا سکیں۔ عراق کے پاس وسائل اور ذرائع بھی ہیں لیکن ان پابندیوں کی وجہ سے اس پر اپنا تیل برآمد کرنے پر بھی پابندی ہے۔ یعنی ظالم مارتا بھی ہے اور رونے بھی نہیں دیتا۔ عراق پر پابندی ہے کہ کماؤ بھی نہ اور کھاؤ بھی نہ۔ بچے مرتے ہیں تو عالمی انسانی حقوق کے ادارے منہ بند کئے گونگے بہرے بنے بیٹھے ہیں۔

OOO

سابق بھارتی وزیر اعظم کا مستقبل

کانگرس پارٹی کے سربراہ اور بھارت کے سابق وزیر اعظم نرسیما راؤ کا ستارہ گردش سے نہیں نکل سکا۔ اب ان پر اتنے الزامات لگ چکے ہیں اور ان الزامات کے تحت ان کو اتنے مقدمے جھیلنے پڑ رہے ہیں کہ اب ان کی اپنی پارٹی ان کو انتخابات میں ٹکٹ دینے کو بھی تیار نہیں۔ کانگرس کے صدر سیتا رام کیسری نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی جماعت سابقہ پارلیمنٹ کے تمام ممبران کو انتخابی امیدوار بنائے گی بشرطیکہ وہ بدعنوانی کے مقدمات کا سامنا کر رہے ہوں۔ اس حوالے سے جب ان سے سابق وزیر اعظم کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اس سوال کا براہ راست جواب دینے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ اس مرحلے پر اس بارے میں بات چیت نہیں ہو سکتی۔ سیتا رام کیسری کے اس بیان کے بعد مبصرین کا خیال ہے کہ چونکہ نرسیما راؤ پر بدعنوانی کے مقدمات چل رہے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ آئندہ انتخابات میں کانگرس ان کو ٹکٹ نہ دے۔

بھارت کے انتخابات میں کرپشن اور بدعنوانی ایک اہم موضوع کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ بھارتی الیکشن کمیشن نے بھی تمام پارٹیوں پر زور دیا ہے کہ وہ مجرمانہ ماضی رکھنے والے ممبران کو اپنا امیدوار نہ بنائیں۔ الیکشن کمیشن کی طرف جاری کئے جانے والے اعداد و شمار کے مطابق 1996ء کے عام انتخابات میں کل قریباً چودہ ہزار امیدواروں میں سے ڈیڑھ ہزار امیدار ایسے تھے جو قتل ڈاکے اور اغوا کے مقدمات میں ملوث تھے۔

مسٹر نرسیما راؤ پانچ سال تک بھارت کے وزیر اعظم رہے ہیں۔ جب ان کی پارٹی گذشتہ انتخاب ہار گئی تب بھی انہوں نے پارٹی کی صدارت سے استعفیٰ نہیں دیا۔ لیکن جب ان پر کرپشن کے الزامات لگے اور مقدمات درج ہوئے تو اپنی پارٹی کے لوگوں کے دباؤ پر انہوں نے پارٹی کی صدارت چھوڑ دی تھی۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

اپنے رنگ میں کچھ باتیں کیں۔ خواجہ صاحب کہنے لگے کہ جانا تو مجھے قادیان تھا لیکن تاخیر سے درخواست دینے کی وجہ سے ویزا نہ مل سکا اور میں صرف یہاں تک آ سکا لیکن میں اس بات کو بھی نہایت خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ مجھے ربوہ مرکز دیکھنے کا موقعہ مل گیا۔ قادیان نہ سہی ربوہ ہی سہی۔ اور اب میں یہاں بڑے مزے سے دن گزار رہا ہوں۔ یہاں سے واپس ناروے چلا جاؤں گا۔ لیکن یہاں کی یادیں کبھی بھول نہیں سکوں گا۔ دفتر الفضل میں جو وقت گزارا ہے وہ نہ صرف یاد رکھوں گا بلکہ اپنے احباب سے اس کا ذکر کروں گا اور مجھے اس سے بڑی خوشی ہو گی کہ میرے دوست میری ان باتوں کو سن کر محظوظ ہوں گے۔

اس گفتگو کے دوران خواجہ محمد امین صاحب آف سیالکوٹ کا ذکر بھی آیا۔ ہمارے بچپن میں جب وہ قادیان آئے تھے تو ان کے آتے ہی یہ بات مشہور ہو گئی کہ کبڈی کا ایک ماہر جو قینچی ڈالتا ہے آیا ہوا ہے۔ اس جیسی قینچی ڈالتے ہم نے کبھی کسی کو نہیں دیکھا۔ قادیان کبڈی میں بہت نمایاں تھا۔ خاص طور پر سید احمد کی وجہ سے۔ جب خواجہ محمد امین صاحب کا ذکر آیا تو میں نے انہیں بتایا کہ انہی دنوں ایک اور دوست خواجہ عبدالواحد صاحب بھی آئے ہوئے تھے اور وہ کبڈی میں یہ شہرت رکھتے تھے کہ جب دوسری طرف کبڈی ڈالنے جاتے ہیں تو جس کو ہاتھ لگا دیں وہ اپنے میدان میں لڑھکتا پھرتا ہے۔ اسے اس بات کی توفیق ہی نہیں ہوتی کہ وہ ان پر ہاتھ ڈالے۔ کبڈی کی یہ یادیں بھی گفتگو میں سامنے آئیں اور حقیقت یہ ہے کہ خواجہ مومن صاحب سے مل کر دل بڑا خوش ہوا۔ اور ان کے ساتھ راجہ صاحب سے بھی۔ چوہدری رحمت علی صاحب سے تو خیر ہم ملتے ہی رہتے ہیں۔ یہ ملاقات ہمیں بھی ہمیشہ یاد رہے گی۔ اس لئے کہ ناروے کے متعلق جو باتیں اسی ملاقات میں سنیں وہ پہلے کبھی نہیں سنی تھیں۔ (ن۔ س)

OOO

بقیہ صفحہ 3

بڑی خامی اور کمزوری کو بھی دور کرنے کی خدا کے فضل سے مکمل قدرت رکھتا ہے تب جا کر اخلاق حسنہ کے لئے انسان کے اندر زمین ہموار ہو گی اور ہر اچھا خلق مکمل نشوونما پانے کی سازگار فضا پائے گا اور اپنے رنگ دکھائے گا اور ایسے اشخاص سے مل کر ایسا معاشرہ تشکیل پائے گا جو اپنے حسن و جمال میں بے نظیر اور بے مثال ہو گا اور اس کی چمک دمک اس کے بالمقابل تمام معاشروں کے افراد کی آنکھوں کو خیرہ کر کے رکھ دی گی جس میں کوئی گزند اور دکھ کا پہلو نہ ہو گا بلکہ دوسروں کو اپنے اندر جذب کرے گی مگر بغیر کسی حسد اور رقابت کو پیدا کئے ہوئے کیونکہ یہ شکار محبت اور صلح اور امن سے کھیلا جانے والا ہے جو فطرت انسانی کے عین مطابق ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

OOO

واقفین نو زبانیں سیکھیں

O خدا تعالیٰ کے فضل سے M.T.A. پر درج ذیل زبانوں کی تدریس کا پروگرام شروع ہے۔ احباب جماعت سے عموماً اور واقفین نو سے خصوصاً ان زبانوں کی تعلیم حاصل کرنے کی درخواست ہے۔

1- ہفتہ - چینی زبان - ساڑھے پانچ بجے شام
2- اتوار - چینی زبان - ساڑھے پانچ بجے شام
3- سوموار - نارویجن زبان - ساڑھے پانچ بجے شام
4- منگل - فرنچ زبان - ساڑھے پانچ بجے شام
5- بدھ - ترکی زبان - ساڑھے پانچ بجے شام
6- جمعرات - ڈچ زبان - ساڑھے پانچ بجے شام

(وکالت وقف نو)

وقف جدید اور انصار اللہ

O خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید انجمن احمدیہ کا سال رواں 1997ء اب اپنے آخری مراحل میں ہے۔ تمام زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر جائزہ لیں ان کی جماعت / مجلس میں کوئی ایک بھی رکن / ممبر وقف جدید کے بقایا دار تو نہیں ہیں۔

نیز عشرہ وصولی کے معین کوائف سے مرکز کو آگاہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سب انصار کو اپنی رضاء کی راہوں پر آگے بڑھنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

قائد وقف جدید
مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لیے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

عابدہ فردوس ابن محمد اصغر ربوہ

حبتہ الحی بنت مرزا سعید احمد نازنار ووال شہر

شکیلہ زوبی بنت ذوالفقار احمد
چاہ گھنے والا ضلع ملتان

ملیحہ اعجاز بنت راجہ اعجاز احمد آئرلینڈ

فریحہ کنیزہ بنت راجہ مشتاق احمد ربوہ

زبیدہ کنول بنت عبداللطیف چوبارہ ضلع سیالکوٹ

شاہنواز ابن محمد حنیف بھٹی حاصل پور

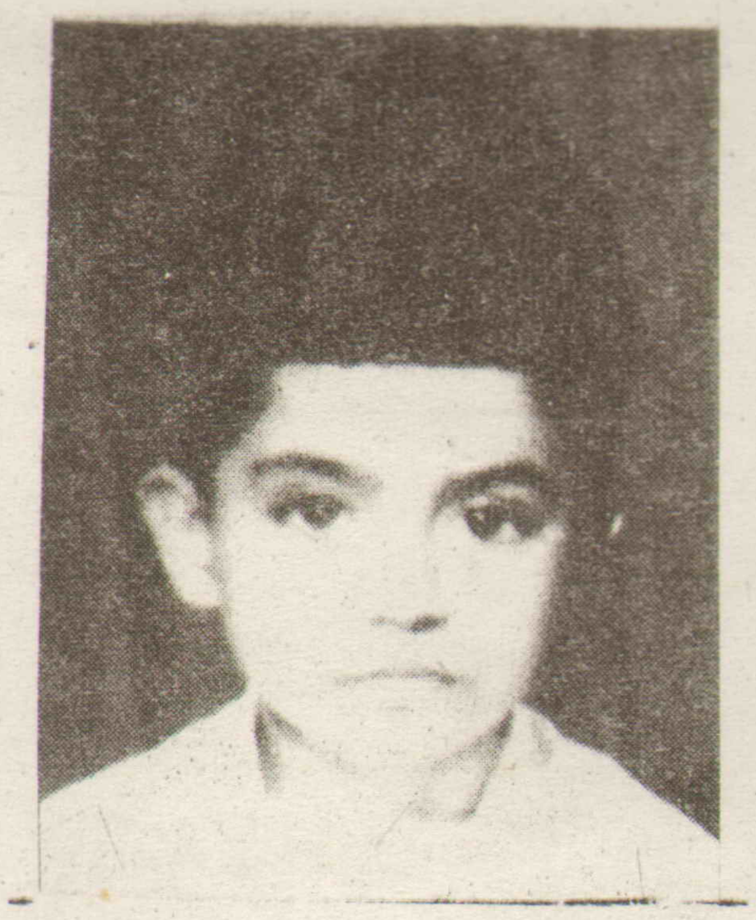

طیب احمد ابن ڈاکٹر ناصر احمد بھٹی گکھانوالی

طیب احمد ابن ناصر احمد بھٹی نارووال شہر

عامر محمود اسامہ ابن ناصر محمود خاکی ربوہ

عاتکہ شاہد بنت محمد اسلم شاہد گوجرانوالہ

سید عدنان احمد شاہ ابن ڈاکٹر سید مبشر احمد شاہ
راولپنڈی

امداد طلباء
مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

بقیہ صفحہ 1

مانگنے والا نہیں جس کے متعلق تم حق رکھتے ہو کہ اسے کہو بابا جاؤ ہم تمہارے کشکول میں بھیک نہیں ڈالتے بلکہ وہ تو آقا ہوتے ہوئے بھی وہ تو غنی ہوتے ہوئے بھی اپنی رحمت کے جوش میں تمہارے ہی فائدہ کے لئے تمہارے دروازہ پر آتا ہے اور ایک سچا اور سستا سودا تم سے کرنا چاہتا ہے وہ تو یہ کہہ رہا ہے کہ فانی دو اور باقی پاؤ۔ ورلی زندگی کے کھوٹے سکے اور مصنوعی پتھر دے دو اور کھرے سکے اور اصل لعل و جواہر لے لو وہ تو کہتا ہے بخل چھوڑو' ہاں بخل چھوڑو کہ وہ تمہارے لئے نقصان دہ ہے (-) اگر بخل کا طریق تم اس الٰہی سلسلہ میں اختیار کرو گے تو اس سے تمہارے کچھ اور گند بھی ظاہر ہوں گے۔ کیونکہ تمہارا بخل سے کام لینا بتا رہا ہو گا کہ تمہارے دل میں مخلصین کے لئے کینہ موجود ہے اور تم خدا پر ایمان لانے والوں کے ساتھ دشمنی کے جذبات رکھتے ہو تم مال اس لئے نہیں دیتے کہ تمہارے بعض بھائیوں کی ضرورتیں پوری ہوں گی یا اللہ تعالیٰ کے دین کی یہ ضرورت پوری ہو گی کہ تمہارے وہ بھائی جو اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر رہے ہیں وہ (جدوجہد) کے میدان میں نکلیں گے اور ان مالوں کو وہ خرچ کریں گے۔ یہ محض بخل ہی نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے کینہ' اس کے پیچھے خدا اور مخلصین سلسلہ کے ساتھ مخلصین (-) کے ساتھ تمہاری دشمنی ہے تو یہ بخل جو ہے یہ ظاہر کرے گا تمہارے اس کینے کو اور تمہاری جو قلبی بیماریاں ہیں ان کے ظاہر کرنے کا یہ ذریعہ بن جائے گا۔

(از خطبہ 17- مارچ 1967ء)

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

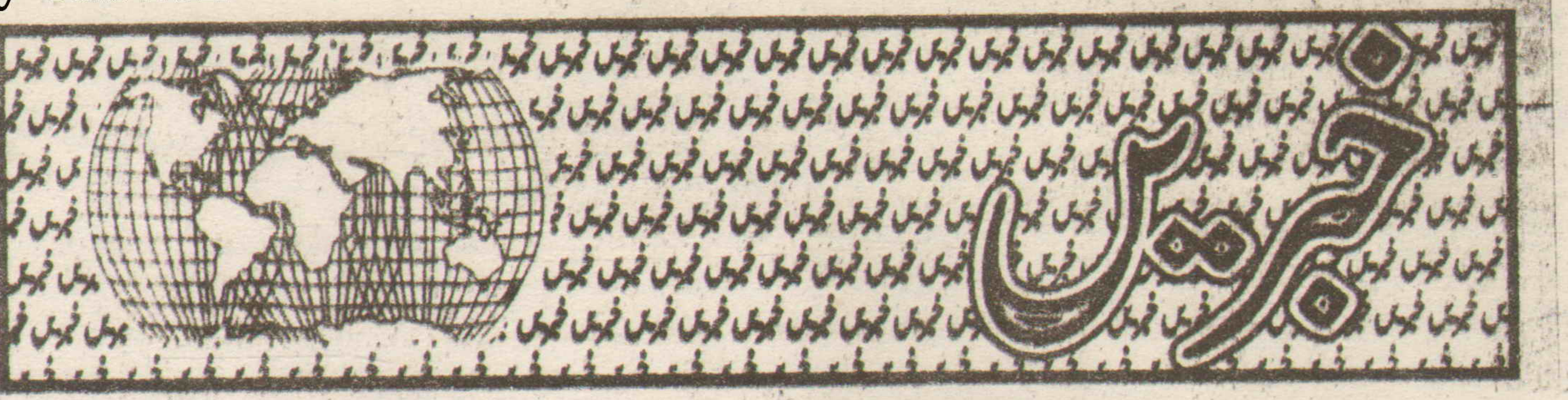

ربوہ : 24- دسمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 14 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے دس ججوں پر مشتمل بنچ نے اتفاق رائے سے جسٹس سجاد علی شاہ کی بطور چیف جسٹس تقرری کو غیر قانونی اور غیر آئینی قرار دے کر منسوخ کر دیا ہے۔ تیرہویں ترمیم کو بھی بحال کر دیا ہے۔ اور اسمبلی توڑنے کا صدارتی اختیار ختم کر دیا ہے۔ جسٹس سجاد علی شاہ کے 26۔ نومبر97ء اور بعد کے تمام فیصلے منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ جبکہ 26۔ نومبر سے پہلے کے تمام فیصلے موثر ہوں گے۔ جسٹس سعید الزمان صدیقی نے جب فیصلہ سنایا تو کمرہ عدالت کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

○ جسٹس سجاد علی شاہ کے وکیل عبدالحفیظ پیرزادہ حتمی دلائل نہ دے سکے کیونکہ طیارہ دھند کے باعث بروقت اسلام آباد نہ پہنچ سکا اور عدالت نے کہا ہم ان کا انتظار نہیں کر سکتے۔ صرف احمد رضا قصوری نے مختصر دلائل دیئے۔

○ سپریم کورٹ کے دس رکنی بنچ نے متفقہ طور پر یہ بھی فیصلہ دیا ہے کہ جسٹس اجمل میاں کو چیف جسٹس بنایا جائے اور حکومت کو مستقل چیف جسٹس کے طور پر اجمل میاں کا نوٹیفیکیشن جاری کرنے کی ہدایت کی ہے۔

○ جسٹس سجاد کی پرانی حیثیت بحال کر دی گئی ہے جس کے تحت وہ محض سپریم کورٹ کے جج ہوں گے۔

○ فل کورٹ میں سپریم کورٹ کے 5 جج شریک نہیں ہوئے اس لئے 10 رکنی فل کورٹ بنانا پڑی۔ فیصلے میں کہا گیا ہے کہ ججز کیس میں ہائی کورٹس کے چیف جسٹس صاحبان کی تقرری کے لئے سینئر ترین جج کا اصول درست ہے۔ آرٹیکل 177 کے تحت سینئر ترین جج ہی سپریم کورٹ کا چیف جسٹس ہونا چاہئے۔ جسٹس اجمل میاں بنچ میں اس لئے شریک نہ ہوئے کہ اس سے انکا ذاتی مفاد وابستہ تھا۔ جسٹس اجمل میاں نے جسٹس سجاد کی چیف جسٹس کے طور پر تقرری سے اس لئے اختلاف نہ کیا تھا کہ ججوں میں تفرقہ پیدا نہ ہو۔ جسٹس سجاد چیف جسٹس کا منصب رکھنے کے حقدار نہیں ہیں۔

○ آئینی ماہرین کے مطابق جسٹس سجاد علی شاہ چیف جسٹس کے بعد سینئر ترین جج بن گئے ہیں۔

○ قائم مقام چیف جسٹس اجمل میاں نے چیف جسٹس کے عہدے کا حلف اٹھا لیا ہے۔ قائمقام صدر وسیم سجاد نے ان سے حلف لیا۔ قبل ازیں حکومت نے سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بعد چیف جسٹس کے طور پر جسٹس اجمل میاں کے نام کی سمری قائمقام صدر کو ارسال کی تھی۔ جس پر صدر نے دستخط کر دیئے۔

○ سپریم کورٹ کے جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ غیر قانونی ہے۔ اپنے وکلاء سے مشورہ کر کے چیلنج کروں گا۔ میرے وکلاء کے دلائل سے پہلے ہی فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ مجھے اس فیصلے کی توقع نہ تھی۔ حکم امتناعی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس راشد عزیز خان نے حکومت کے نامزد صدارتی امیدوار جسٹس (ر) رفیق تارڑ کیس کی سماعت کرنے والے بنچ میں بیٹھنے سے انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں الیکشن کمیشن کا رکن اور صدارتی الیکشن کے لئے پولنگ افسر ہوں۔ بنچ میں بیٹھنا مناسب نہیں سمجھتا۔ چیف جسٹس راشد عزیز خان نے 3 رکنی نیا فل بنچ بنا دیا ہے جو سماعت کرے گا۔

○ سپریم کورٹ نے آصف علی زرداری کو حلف سے روکنے کی حکومتی درخواست مسترد کر دی ہے۔ آصف زرداری حلف اٹھا سکیں گے۔

○ قائمقام چیف الیکشن کمشنر نے صدارتی انتخاب میں ووٹ ڈالنے کی اجازت سے متعلق آصف علی زرداری کی درخواست غیر موثر قرار دے دی ہے۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ملک میں کوئی بحران نہیں ہے۔ ہم سب متحد ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میاں نواز شریف کی یہ خام خیالی ہے کہ وہ نااہل ہونے سے بچ جائیں گے۔ سپریم کورٹ کو نواز شریف کے خلاف نااہلی کے ریفرنس اور دیگر مقدمات جلد نبٹانے چاہئیں۔ آئین اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی نااہل وزیر اعظم بنے۔

○ الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ کوئی بھی صدارتی امیدوار 27۔ دسمبر تک دست بردار ہو سکتا ہے۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان پر عیسائیوں کا مسلمانوں جتنا حق ہے۔ مسلم لیگ کے دروازے غیر مسلموں کے لئے بھی کھول دیئے گئے ہیں۔ قائد اعظم مسلمانوں کے ہی نہیں عیسائیوں کے بھی قائد تھے۔ گورنر ہاؤس میں کرسمس کے سلسلے میں عشائیہ سے خطاب کرتے ہوئے میاں نواز شریف نے کہا کہ مسیحی بھائیوں کے مسائل ان کے منتخب نمائندوں کے ذریعہ حل کئے جائیں گے۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ پہلی بار کسی وزیر اعظم نے ایسی تقریب کا اہتمام کیا ہے۔

○ اسلام آباد میں دامن کوہ اور نیشنل پارک کے ساتھ واقع اسلام آباد کے چڑیا گھر کی سری لنکن ہتھنی نے اپنے مہابت محمد اشرف کو سونڈ میں لپیٹ کر درخت سے ٹکرا کر ہلاک کر دیا ہے۔

○ سندھ ہائی کورٹ نے آصف زرداری کو علاج کے لئے 31۔ دسمبر کو ہسپتال لے جانے کا حکم دیا ہے۔

○ وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ آڈٹ کے شعبہ کو جدید خطوط پر منظم کیا جائے۔

○ اوپن کرنسی مارکیٹ میں ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر 10 پیسے کم ہو گئی ہے جس سے ایک ڈالر 46 روپے سے بڑھ کر 46 روپے 10 پیسے کا ہو گیا۔

○ ایک اخباری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب کی 580 عدالتوں میں 400000 سے زائد مقدمات زیر سماعت ہیں۔ سیشن کورٹ میں ڈیڑھ لاکھ سول کورٹس میں دو لاکھ مقدمات' درخواستیں اور استغاثے تصفیہ طلب ہیں۔ قتل ڈکیت اغوا برائے تاوان' خواتین سے زیادتی کے درجنوں مقدمات کے چالان پیش نہیں کئے گئے۔

○ سوئس کھاتوں کے متعلق احتساب سیل کے سربراہ سینیٹر سیف الرحمان نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو ٹی وی پر مذاکرات کی پیشکش کر دی ہے۔

○ مل مالکان نے حکومتی قیمتیں مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ گھی اور آٹا سستا نہیں کر سکتے۔

○ سلامتی کونسل نے ایک نئی قرارداد پاس کی ہے جس میں عراق سے کہا گیا ہے کہ عراق اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کو ہر اس جگہ جانے کی اجازت دے جہاں تباہی پھیلانے والے ہتھیار چھپائے جانے کا شبہ ہو۔ امریکہ اس قرارداد کو سخت الفاظ میں منظور کرانا چاہتا تھا لیکن روس' چین اور فرانس نے امریکی ڈکٹیشن مسترد کر دی۔ اور اس طرح امریکہ اپنا مقصد حاصل نہ کر سکا۔

○ الجزائر میں مسلم انتہا پسندوں نے پندرہ شہریوں کا گلا کاٹ کر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس کے جواب میں شہریوں نے بھی تیرہ انتہا پسندوں کو ہلاک کر دیا۔

○ بنگلہ دیش کا طیارہ جس کے تباہ ہونے کی خبر سے بنگلہ دیش میں کہرام مچ گیا تھا اب معلوم ہوا ہے کہ وہ ایک دور افتادہ گاؤں میں کریش لینڈنگ کر گیا تھا اور کوئی مسافر ہلاک نہیں ہوا۔ کریش لینڈنگ کی وجہ سے صرف چند مسافر زخمی ہوئے ہیں۔

اندرون یا بیرون ملک کسی بھی ایئرلائن کی ارزاں ٹکٹوں کی بکنگ اور خریداری کے لئے تشریف لائیں
نیز غیر ممالک سے تشریف لانے والے احباب کیلئے کسی بھی ایئرلائن کی واپسی ری کنفرمیشن کیلئے سروس موجود ہے
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
13 الناصر مارکیٹ
بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ
211550

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

بال گرنا FALLING HAIR OIL
(مفید کورس) FALLING HAIR CURE
بال گرنا، گنجا پن، بال باریک ہونا وغیرہ کیلئے
کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ
فون: 213156 / 771 فیکس: 212299

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
تشخیص علاج ادویات
خصوصی رعایت کیساتھ
گول بازار ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فون: 212399

PIM'S STUDIO
واہ کینٹ میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اپنی زندگی کے یادگار لمحات جدید آلات سے محفوظ کریں۔ سپیشل فوٹوگرافی کیلئے خدمات حاصل کریں ● رنگین و بلیک اینڈ وائٹ فوٹو بنوانے کیلئے سٹوڈیو پر تشریف لائیں۔ احمدیوں کیلئے خصوصی رعائت
پمز سٹوڈیو
B-64 نزد سنٹرل مارکیٹ لالہ رخ واہ کینٹ
پروپرائیٹر: فہیم احمد پم

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں
یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
نیز لیدر جیکٹس کی بیشمار ورائٹی کیلئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ لمٹڈ فرانکو فرینشرز
55 بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد فون 815834